بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الفضل لاہور پاکستان

روزنامہ

الفضل

ڈیلی نیوز پیپر

فی پرچہ ۱؎

Digitzed by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۶ نومبر ۱۹۴۷ء

بخیر العزیز کے متعلق صبح و دوپہر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو ضعف کی شکایت ہے احباب دعا کرتے رہیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

الحمد للہ

جلد ۱۶ | ۱۶ ماہ نبوت ھ ۱۳۲۶ ش | یکم محرم الحرام ۱۳۶۷ھ | ۱۶ نومبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۵۳

مسٹر اٹیلی کا بیان

مسٹر اٹیلی انگلستان کے وزیر اعظم نے پاکستان اور ہندوستان کے متعلق حال میں جو بیان ایک مجلسی تقریب میں دیا ہے۔ اس میں کہا ہے۔ کہ ہندوستانی لیڈروں کے باہمی فیصلہ کے مطابق ہندوستان تقسیم ہوا۔ اور دو علیحدہ علیحدہ ڈومینین وجود میں آئیں۔ اب یہ ہمارے لئے سخت تکلیف کا باعث ہے کہ تقسیم کے بعد ایسے خطرناک فرقہ وارانہ اختلافات نے سر اٹھایا ہے۔ جو شدید قسم کے جانی نقصان کا موجب ہو رہے ہیں۔"

اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ وزیر اعظم مسٹر اٹیلی بھی ان واقعات کو جو تقسیم ہندوستان کے بعد یہاں رونما ہوئے ہیں اچھی طرح جانتے ہیں۔ اگرچہ آپ نے اپنے بیان میں بڑی احتیاط سے کام لیتے ہوئے کسی واحد ڈومینین کو ان ہولناک واقعات کا ذمہ دار ٹھہرانے سے گریز کیا ہے۔ پھر بھی یہ ناممکن ہے کہ آپ کو اب تک صحیح صورت حال کی تفہیم نہ ہوئی ہو۔

آپ نے اپنے بیان میں ان ہولناک واقعات کی تمام ذمہ واری۔ دونوں ڈومینینز پر مشترکہ طور پر ڈالی ہے۔ اور ان فرائض کو جو حکومت برطانیہ پر بوجہ برطانوی دولت مشترکہ کے مرکز ہونے کے عائد ہوتے ہیں۔ ان کو اپنے بیان میں بالکل نہیں چھیڑا۔ حالانکہ پاکستان اور ہندوستان تو آبادیوں کا اس دولت مشترکہ کا حصہ ہونے کی وجہ سے برطانوی حکومت کا فرض ہے کہ موجودہ ہولناک واقعات کے متعلق برطانوی حکومت کی پالیسی پوری پوری روشنی ڈالے۔ اور جو کچھ اس سے ہو سکتا ہے۔ ان ہولناک واقعات کو روکنے کے لئے کوئی متعین قدم اٹھائے۔

مسٹر اٹیلی کی نظر سے یہ حقیقت مخفی نہیں ہونی چاہیئے کہ شروع ہی سے ہندوستانی ڈومینین نے جارحانہ روش اختیار کی ہوئی ہے۔ اور جہاں تک ممکن ہے پاکستان کو کمزور اور ناکارہ بنانے کے لئے جائز و ناجائز ہر قسم کے طریقے اختیار کر رہی ہے۔ ہم پوچھنا چاہتے ہیں کہ برطانوی مقتدر سیاسی لیڈروں نے اس حقیقت کو جانتے ہوئے اس کے متعلق کیا سوچا ہے۔ اور علاً کیا قدم اٹھایا ہے۔ ہم تو دیکھ رہے ہیں۔ کہ بظاہر وہ بے تعلق تماشائیوں کی سی روش اختیار کئے ہوئے ہیں۔ اور ان فرائض سے بالکل بے پروا ہیں۔ جو دولت مشترکہ میں مرکزی حیثیت رکھنے کی وجہ سے ان پر عائد ہوتے ہیں۔ دنیا کے سیاسی حلقوں میں برطانوی حکومت کی یہ بے حسی ضرور قابل پرسش سمجھی جائیگی۔ اور اس کو اس بات کو واضح کرنے کے لئے ضرور توقع کی جائیگی۔ کہ وہ اپنے فرائض کو جو بوجوہات بالا اس پر عائد ہوتے ہیں ادا کرنے کے لئے کیا کیا اقدامات لے رہی ہے۔ بفرض محال اگر کینیڈا اور آسٹریلیا کے درمیان اس قسم کی کشمکش شروع ہو جائے جس قسم کی کشمکش اب ہندوستان اور پاکستان کے مابین ہو رہی ہے تو کیا حکومت برطانیہ اسی قسم کی بے حسی کا مظاہرہ کریگی۔ جس قسم کی بے حسی وہ ان دونوں ڈومینینز کی صورت حال کے متعلق دکھا رہی ہے۔ یقیناً اس کا رویہ موجودہ رویہ سے اس صورت میں بالکل مختلف ہوگا۔ اور وہ کینیڈا اور آسٹریلیا کے باہمی آویزش کے وقت ضرور حرکت میں آئے گی۔ اور ضرور دونوں کے تعلقات کے مسائل کو سلجھانے کے لئے مؤثر طریقے اختیار کریگی۔ کیا یہ بات تعجب میں ڈالنے والی نہیں ہے۔ کہ وہ پاکستان اور ہندوستان کی باہمی آویزش کے متعلق بے تعلق تماشائیوں کی سی حیثیت اختیار کرنے کے سوا کچھ بھی نہیں کر رہی۔ یہ بھی نہیں کہا جا سکتا ہے کہ یہ سوال تحت صورت میں کسی ڈومینین کی طرف سے اس کے سامنے پیش نہیں ہوا۔ پاکستان حکومت نے پچھلے دنوں خاص طور پر ان معاملات کی طرف اس کی توجہ دلائی تھی۔ اور دولت مشترکہ کے تمام ممبروں نے فرقہ وارانہ سوال کو حل کرنے کی استدعا کی تھی۔ اس وقت برطانوی حکومت کے لئے ضرور ایک ایسا موقعہ پیدا ہو گیا تھا۔ کہ اگر اس معاملہ میں اس کی

یہ محض اعلان ہے پراسپکٹس نہیں

پاکستان انڈسٹریز اینڈ جنرل ملز لمیٹڈ

جاری شدہ سرمایہ تین لاکھ روپیہ

جو کہ حسب ذیل حصص میں تقسیم ہے

۷۵۰ خصوصی حصص مالیتی یکصد روپیہ جس میں ۵½ فیصدی فی سال منافع دیا جائے گا۔

۵۰ روپیہ ہمراہ درخواست اور ۵۰ روپیہ الاٹ منٹ پر۔

۷۵۰۰ معمولی حصص درجہ الف مالیتی ۲۵ روپیہ ۲½ روپیہ ہمراہ درخواست اور ۲½ روپیہ الاٹ منٹ پر

۷۵۰۰ معمولی حصص درجہ ب مالیتی ۵ روپیہ ۱½ روپیہ ہمراہ درخواست اور ۱½ روپیہ الاٹ منٹ پر

(بقایا رقم دو مساوی اقساط میں)

مینیجنگ ایجنٹس۔ ایم اسمٰعیل اینڈ سنز

رجسٹرڈ آفس۔ ۴۵ مال روڈ لاہور

اغراض و مقاصد۔ کمپنی اس غرض سے قائم کی گئی ہے۔ کہ ان مقاصد کی تکمیل کرے۔ جو کہ میمورنڈم آف ایسوسی ایشن میں درج ہیں۔ مگر فوری طور پر صرف مختصر پیمانہ پر پستول بندوق اور رائفل بنوں اور آلات زراعت تیار کئے جائینگے۔ ڈائرکٹران کا خیال ہے کہ عنقریب میاں چنوں میں ایک کپڑے کا شاندار کارخانہ قائم کیا جائے گا۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ کمپنی اپنے پہلے سال میں حصہ داران کو توقع سے بڑھ کر منافع دیگی۔

تفصیلات کے لئے مینیجنگ ایجنٹس کو لکھئے

یا

فارم و پراسپکٹس کے لئے مینیجنگ ڈائرکٹر۔ گڈول پبلسٹی سروسس ۵ کوئن روڈ لاہور

ایڈیٹر مالک:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر دفتر الفضل سے شائع کیا۔

نیتیں درست ہوتیں۔ تو وہ کوئی نہ کوئی عملی قدم اٹھاتی۔ اور اس خدا کی مخلوق کو کسی حد تک ان مصائب سے بچا لیتی۔ جن کا سلسلہ دن بدن بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔ اور کسی طرح کم ہونا نظر نہیں آتا۔ حالانکہ اس کا فرض تھا کہ دولت مشترکہ کے ان دو ممبروں کے درمیان توازن قائم کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرتی۔

ان وجوہات کے پیش نظر مسٹر اٹیلی کا بیان کم از کم پاکستان کے نقطۂ نظر سے نہایت مایوس کن ہے۔ کیونکہ تمام دنیا اب اس حقیقت کو جان چکی ہے۔ کہ ہندوستانی حکومت کی جارحانہ روش ہی ان تمام مصائب اور ہولناک واقعات کی ذمہ دار ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہندوستان کی تقسیم ہندوستانی لیڈروں کی باہمی رضامندی سے عمل میں آئی تھی۔ لیکن محض اس کا ذکر کر دینے سے برطانیہ ان ہولناک واقعات کی جواب دہی سے سبکدوش نہیں ہو سکتا۔ اس سے تو الٹا یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ دیدہ دانستہ اپنے فرائض کی ادائیگی سے گریز کر رہا ہے۔ ڈومینین کی باہمی چپقلش کا تماشہ اس کی خباثت دیدہ گوش کے لئے دلچسپ سامان سے زیادہ کوئی وقعت نہیں رکھتا۔ اور ان کو خاطر میں لا کر باہمی رضامندانہ فیصلہ پر متفق ہونے کی مراد کرتا ہے کیونکہ متفقہ فیصلہ کی وجہ سے ہندوستان کی آزادی کو مزید التوا میں ڈالنے کے لئے اس کے پاس کوئی وجہ باقی نہیں رہ گئی تھی۔ بظاہر بے حسی کی یہ پالیسی جو اس نے اختیار کر رکھی ہے۔ یقیناً اس کے اتھاہ جذبہ کی طرف انگشت نمائی کر رہی ہے۔ اور وہ گویا زبان حال سے کہہ رہا ہے "دیکھا ہم نہ کہتے تھے کہ غلام ہندوستان کی بہتری کے لئے آزادی کا نسخہ راس نہیں آئے گا۔ الٹا بیماری کو بڑھانے والا ثابت ہوگا" ہم کو تسلیم ہے کہ ہندوستان کے موجودہ کشت و خون کے تکمیل کے لئے خود اس برطانیہ کے ناعاقبت اندیش کھلاڑیوں کی سب سے بڑی ذمہ داری ہے۔ لیکن غور سے دیکھنے والے آسانی سے معلوم کر سکتے ہیں کہ انتقال اختیار کے عمل میں برطانیہ کے ارباب حل و عقد نے دیدہ دانستہ ایسی روش اختیار کی۔ جس سے ان ہولناک نتائج کا پیدا ہو جانا یقینی تھا۔ اگر پچھلی جانبدارانہ کارروائیوں کو نظر انداز کر بھی دیا جائے۔ اور صرف ۳ جون ۱۹۴۷ء کے بعد کے حالات کو پیش نظر رکھ کر غور کیا جائے تو صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے تقسیم کو تکمیل تک پہنچانے میں برطانیہ کی طرف سے حصہ لیا۔ لارڈ ماؤنٹ بیٹن سمیت پاکستان کو کمزور سے کمزور بنانے کے لئے نہایت جانبدارانہ روح سے کام لیتے رہے ہیں۔ جس اصول پر لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے دونوں طرف کے لیڈروں سے رضامندانہ فیصلہ کی دستاویز پر دستخط کرائے تھے۔ اس اصول کی خود ہی اپنے دوسرے دن والے بیان میں لارڈ موصوف نے دھجیاں اڑا دی تھیں۔ جب انہوں نے یہ کہدیا کہ بعض اضلاع مثلاً گورداسپور کی صورت میں جہاں اکثریت کا رد و بدل کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح پر آپ نے خود ان غیر منصفانہ دھکے شاہی کے لئے راستہ کھولدیا۔ جس کے نتیجہ میں گورداسپور، بٹالہ اور دوسری تحصیلوں کی مسلم اکثریت بالکل بے دست و پا ہو کر رہ گئی۔ اور ان مظالم کا نشانہ بنی جو کہ اور ہندو لیڈروں نے ان پر ڈھانے کے لئے پہلے ہی سوچ رکھے تھے۔ ہم مانتے ہیں کہ جو بے انصافیاں مسلمانوں کے ساتھ ہوئی ہیں۔ حکومت برطانیہ مجموعی طور پر ان کے لئے قابل الزام نہیں ٹھہرائی جا سکتی۔ اور اس کی زیادہ ذمہ داری ان دیگر محض یا ظاہر وجوہات پر ہے۔ جو ہندوستانی لیڈروں کی ریشہ دوانیوں نے پیدا کیں۔ اور تقسیم کرنے والوں پر جادو بیجا اثر ڈالکر ایسا فیصلہ کروالیا۔ جو ہر طرح نہ صرف انصاف کے اصولوں کے خلاف تھا۔ بلکہ خود لارڈ ماؤنٹ بیٹن کے ۳ جون والے اعلان کے بھی سراسر الٹ تھا۔ لیکن اس کے باوجود برطانیہ اب صرف یہ کہہ کر چھٹکارا حاصل نہیں کر سکتا۔ کہ یہ فیصلہ ہندوستان کے لیڈروں کی باہم رضامندی سے ہوا تھا۔ محض اس لئے کہ مسلم لیگ نے اس فیصلہ کے خلاف اتنا شدید احتجاج نہیں کیا۔ جتنا اس کو کرنا چاہیئے تھا۔ اس کو رضامندانہ فیصلہ نہیں کہا جا سکتا۔ ایسی صورت میں کیا برطانیہ کے لئے لازم نہ تھا۔ کہ کم از کم لارڈ ماؤنٹ بیٹن کے ۳ جون والے متفقہ اعلان کی کسوٹی پر اس فیصلہ کو پرکھتا۔ اور اپنی منصفانہ رائے کا اظہار کرتا۔ خاصکر اب جبکہ اس غیر منصفانہ فیصلہ کے بدیہی نتائج روز روشن کی طرح اس کے سامنے آ چکے ہیں۔ کیا برطانیہ کا فرض نہیں ہے۔ کہ پاکستان کے ان مدود کو قائم رکھنے کے لئے اب دخل اندازی کرے۔ جو نہایت کتر و بیونت کے بعد پاکستان کو حاصل ہوئے ہیں اور جسے اس نے طوعاً و کرہاً قناعت اختیار کر لی تھی۔ اور باقوں کو چھوڑ دیجئے۔ صرف ہندوستانی ڈومینین کی ان چیرہ دستیوں ہی کو لیجئے۔ جو وہ اب ریاستوں کے معاملات میں پیچیدگیاں پیدا کر کے پاکستان کی ہستی کو خطرے میں ڈال رہی ہے۔ اور اس کو کمزور سے کمزور تر کرنے کے درپے ہو رہی ہے۔ اس نے پاکستان سے جنگ برپا کرنے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ اور ایسے مجرمانہ اقدامات کئے ہیں کہ ہمیں حیرانی ہے کیوں پاکستان اب تک خاموش اختیار کئے چلا جاتا ہے۔ اور ہندوستان کی حکومت تمام بین الاقوامی رواداری کو بھی اس طرح پس پشت ڈال رہی ہے کہ اگر پاکستان کو برطانیہ سے وہ تعلق نہ بھی ہوتا۔ جو دولت مشترکہ کا ممبر ہونے کی وجہ سے اس کو ہے۔ تو محض انسانیت کے لحاظ سے بھی اس کا دخل دینا ناواجب قرار نہیں دیا جا سکتا تھا۔ اس لئے مسٹر اٹیلی کے بیان سے ہم یہ نتیجہ برآمد کرنے کے ہر طرح حقدار ہیں۔ کہ برطانیہ خود حکومت ہندوستان کی جارحانہ کارروائیوں کو پاکستان کے علی الرغم مستحسن خیال کرتا ہے۔ اس لحاظ سے مسٹر اٹیلی کا بیان دنیائے انصاف کی عدالت میں اس کی بے حسی اور اپنے فرائض کی ادائیگی سے دیدہ و دانستہ گریز پر مبنی قرار دیا جائے گا۔

ضروری اعلان

تعلیم الاسلام کالج میں اپنے لڑکے بھجوائیں

تمام احباب جماعت کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ موجودہ شورش سے اس طرح نہ گھبرائیں۔ کہ لڑکے تعلیم سے محروم ہو جائیں۔ چاہیئے کہ سب جو تعلیم دلانے کا ارادہ رکھتے تھے۔ اپنے بچوں کو ایف۔ اے اور بی۔ اے میں داخل کرائیں۔ اور چاہیئے کہ ہر احمدی تعلیم الاسلام کالج میں اپنے لڑکے کو داخل کروائے۔ اور اس بارہ میں لڑکے کی مخالفت کی پروا نہ کرے۔ تاکہ دینیات کی تعلیم ساتھ کے ساتھ ملتی جائے۔

خاکسار۔ مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح

گرم بستر اور کپڑوں کی فوری ضرورت

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مشرقی پنجاب سے آنے والے مہاجرین کے لئے گرم کپڑے اور بستر مہیا کرنے کی تحریک فرمائی ہے احباب کو فوراً اس تحریک میں حصہ لیکر ثواب حاصل کرنا چاہیئے۔ اگر کسی دوست کے پاس فالتو کپڑے نہ ہوں تو وہ کپڑوں اور بستر کے لئے کچھ روپیہ بھی بھیج سکتا ہے۔ اس کار خیر میں حصہ لینے کے لئے تاخیر نہیں ہونی چاہیئے۔

ان اللہ مع الصابرین

واطیعوا اللہ ورسولہ ولا تنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم واصبروا ان اللہ مع الصابرین (سورۃ انفال) اور اطاعت کیا کرو تم اللہ اور اس کے رسول کی۔ اور تباہم جھگڑا کرو تم ورنہ بزدل ہو جاؤ گے تم اور دور ہو جائے گا رعب تمہارا اور صبر کیا کرو تم یقیناً اللہ ہے ساتھ صبر کرنے والوں کے۔

اگر بھولتے ہم نہ قول امیر ؛ کہ ہیں سب مسلمان باہم برادر
برادر ہے جب تک برادر کا یار ؛ معین اس کا ہے خود خداوند اور
نہ آتی نہ بیڑے پہ اپنے تباہی
فقیری میں بھی کرتے ہم بادشاہی (حالی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان کے دو بہادر احمدی نوجوانوں کے خطوط اپنے والدین کے نام

ذیل میں ہم دو احمدی نوجوانوں کے خط درج کرتے ہیں۔ ان سے قادیان کے احمدی نوجوانوں کے جذبات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

(۱)

بخدمت جناب برادر والد ماجد صاحب جی دام اقبالہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ خدا کرے کہ بخیر گزرتی ہے۔ کہ خاکسار اور محمد لطیف اور برکات احمد سب بخیریت ہیں۔ قادیان کے حالات کے متعلق آپ کو اخبار الفضل کے ذریعہ کچھ نہ کچھ معلومات ضرور حاصل ہوتی رہتی ہونگی۔ لیکن پورے پورے حالات شاید آپ تک نہیں پہنچ سکتے ہوں گے۔ آپ کے دل میں ہمارے متعلق معلوم نہیں کیا کیا خیالات ہوں گے۔ اور ضرور ہے کہ آپ ہمارا بہت زیادہ فکر کرتے ہوں گے۔ کہ معلوم نہیں ان کا کیا حال ہے۔ پتہ نہیں دشمن ان کے ساتھ کیا کیا سلوک کرتے ہوں گے۔ آپ کے یہ خیالات کسی حد تک صحیح ہو سکتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ دشمن کی طرف سے ان مصیبتوں کا اور دشمن کے تین مظالم کا جو اس وقت وہ ہم پر کر رہے ہیں۔ اور جو منصوبے اب تدبیریں وہ ہمارے تباہ و برباد کرنے کے لئے کر رہے ہیں۔ ہمارے دلوں میں ذرا بھر بھی فکر یا خوف نہیں۔ اور ہمارے ایمان خدا تعالیٰ کے فضل سے جوں جوں بڑھتا چلا جاتا ہے۔ مضبوط تر ہوتے چلے جاتے ہیں۔ کیونکہ ہم اللہ تعالیٰ کے لئے ہی پیدا ہوئے ہیں۔ اور اسی کی طرف پھر کر جانا ہے۔ اور اسی کے لئے ہم نے اس بیچے اور مقدس نور کو قبول کیا تھا۔ جو کہ ہم کو اپنے پیارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہم کو عطا ہوا۔ اس کے علاوہ ہم نے ایسے ایسے ظاہری نشان اور ایسے معجزے اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں۔ بلکہ روز دیکھتے رہتے ہیں۔ کہ دشمنوں کے منصوبوں اور ان کی مکارانہ چالوں اور ان کی غیر منصفانہ کارروائیوں سے اور ان کے ظلموں سے چاہے یہ ناخنوں تک زور لگالیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ رائی کے دانہ کے برابر بھی ہمارے ایمان میں فرق نہیں آسکتا۔ یہاں تک کہ اگر یہ لوگ ہم سب کو باری باری شہید کر دیں۔ پھر بھی جو آخری احمدی رہ جائے گا۔ اس کے دل میں بھی ہرگز یہ خیال پیدا نہ ہوگا کہ اب میں اکیلا رہ گیا ہوں۔ اب میں کیسے مقابلہ کر سکتا ہوں۔ بلکہ جیسے خطرہ زیادہ ہوتا چلا جائے گا۔ ہمارے ایمان اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے چٹان کی طرح مضبوط ہوتے چلے جائیں گے۔ اور سب سے آخری آدمی کے دل میں بھی اتنا ہی ایمان اور جوش ہوگا۔ کہ یقین سب سے پہلے شہید ہونے والے کے دل میں ہوگا اور آخری دم تک لڑتے ہوئے خوشی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے راستے میں مرنا قبول کریگا۔ یہ تازہ روح اور یہ تازہ ایمان اور یہ نئی زندگی ہم کو ہمارے پیارے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی برکت سے ہی حاصل ہوئی ہے۔ ورنہ ہم کو اچھی طرح معلوم ہے۔ کہ ہم اس خدمت دین میں شامل ہونے سے پہلے کچھ بھی تو نہ تھے۔ نہ ہم اتنے لائق تھے۔ نہ ہمارے اندر اتنی صلاحیت تھی۔ کہ ہم خدمت دین کے اس اہم فرض کو بجا لا سکیں۔ نہ ہمارے اندر اتنی دلیری تھی۔ نہ ہمارے اندر اتنی جرأت تھی۔ اور نہ اتنا حوصلہ تھا۔ اور نہ ہمارے جسم میں اتنی طاقت تھی۔ کہ جس پر ہم کو کچھ نہ کچھ بھروسہ ہو۔ میں جب گھر سے چلا تھا۔ تو دل میں یہ کہتا تھا یا خدا میں جا تو رہا ہوں۔ مگر وہاں جا کر کیا کروں گا۔ میں ایک کمزور دل اور کمزور جسم انسان ایسے نازک موقع میں خصوصاً جبکہ دشمن زور دل پر ہو۔ کیا مدد کر سکتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ میرے جیسے ناتجربہ کار شخص کو اس طرح حالات کے مطابق کبھی کھلم کھلا جھگڑے فساد کا اپنی زندگی میں ایک موقعہ بھی پیش نہ آیا ہو۔ وہاں جا کر کیا کر سکتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے لاکھوں احسان ہمارے اوپر ہیں۔ کہ اس نے ہمارے دلوں میں یہ بات ڈال دی۔ کہ تم اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے آپ کو اس خطرناک سیلاب میں ڈال دو اور بے حد خطرہ مول کر اگر خدا تمہارے ساتھ ہے اور اگر احمدیت اور اسلام سچا مذہب ہے۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سچائی کو ساتھ لے کر اس دنیا کے میدان میں آئے تھے۔ اگر یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ کا قائم کردہ سلسلہ ہے۔ تو یقیناً اللہ تعالیٰ مقدس مقامات کی نیز تمہاری جانوں کی حفاظت کرے گا۔ اور ہم پر یہ صاف طور پر ظاہر ہو گیا۔ کہ اللہ تعالیٰ کے وعدے سچے ہیں۔ باوجود ایسے خطرناک طوفان کے خدا کے فضل سے ہمارے قدم نہیں اکھڑے اور باوجود اس کے کہ دشمن ہم کو آگ میں دھکیل رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ اس آگ کو ٹھنڈی کر دیتا ہے اور دشمن خود اس آگ میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اور ان میں پھوٹ پڑ جاتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ ان کے منصوبوں کو خاک میں ملا دیتا ہے۔

آج پورے مشرقی پنجاب کے اندر بلکہ پورے ہندوستان کے اندر شاید ہی ایسی جگہ نظر آئے۔ جہاں پر کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کا جھنڈا بلند ہو۔ اگر کوئی جگہ ایسی ہے۔ تو صرف ایک ہی ہے۔ اور وہ وہ بستی ہے جہاں پر خدا کے بندے ہمارے پیارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا کا نام لیکر کھڑے ہوئے تھے۔ اور انہوں نے محمد رسول اللہ کے سچے دین اسلام کو اصل رنگ میں دنیا کے سامنے پیش کیا تھا اور یقیناً اس بستی کا نام قادیان دارالامان ہے۔ اس میں شک نہیں کہ وہ بستی واقعی دارالامان ہی ہے۔ کیونکہ آزمائش اور ابتلاء کے دن تو ہمیشہ ہمیش خدا کے نیک بندوں پر آیا ہی کرتے ہیں۔ لیکن اگر یہ بستی دارالامان نہ ہوتی۔ تو یقیناً آج اس زبردست زلزلہ کے وقت ہم قادیان کے اندر موجود نہ ہوتے۔ اور یہاں پر کوئی احمدی نہ ہوتا۔ یا تو سب فتح ہو گئے ہوتے۔ اور یا کبھی کے چھوڑ کر بھاگ گئے ہوتے۔ لیکن نہیں ایسا ہرگز نہیں ہوا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اب بھی بدستور پانچ وقت جگہ جگہ سے (قادیان کے اندر) اللہ اکبر کی صدا بلند آواز سے سنائی دیتی ہے۔ اور کیا ہی پیاری آواز ہے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ اللہ تعالیٰ آپ کی قوت شنیدہ کو زیادہ کر دے کہ آپ اپنے کانوں سے اس پیاری آواز کو سن سکیں۔ وہ انشاء اللہ جو کہ ہم کو اپنی جانوں سے کہیں زیادہ عزیز ہیں۔ خدا کے فضل و کرم سے اب بھی موجود سے آباد ہیں۔ اور ہمارے پیارے آقا کے فرمائے ہوئے وہ لفظ کہ جو قوم مرنا جانتی ہو اور مرنے کے لئے تیار ہو اس کو دنیا کی کوئی طاقت تباہ نہیں کر سکتی حرف بحرف پورے ہو رہے ہیں۔ اس وقت قادیان کی آبادی تین مقدس جگہوں پر مشتمل ہے۔ اول مسجد اقصیٰ۔ دوئم مسجد مبارک۔ سوم بہشتی مقبرہ۔ یہ وہ مقدس مقامات ہیں جن کے لئے ہر احمدی اپنا خون خوشی سے بہانے کے لئے تیار ہے۔ جو اس راہ میں شہید ہو جائیں گے۔ ان کے لئے یہ موت کوئی بھیانک موت نہیں۔ بلکہ ان کا دنیا اور آخرت دونوں میں نفع ہی نفع ہے۔ دنیا میں آخرت تک ان کا نام مومنوں کی زبان پر رہے گا۔ اور آخرت میں۔ ان کو خدا تعالیٰ نے اچھا بدلہ دینے کا اور درجات عالیہ مرحمت فرمانے کا۔ اس لئے ہمارے عزیزوں اور بزرگوں کو چاہیئے۔ کہ ہمارے متعلق بالکل کسی قسم کا فکر نہ کریں۔ اور دعاؤں پر زور دیں۔ ہاں کبھی کبھی اگر ہو سکے۔ تو تبدیلی کا پیغام ارسال فرما دیا کریں۔ تاکہ ہم کو آپ کی نسبت بھی یہ معلوم ہوتا رہے۔ کہ آپ بھی مرکز کی حفاظت کے لئے اپنے دل میں کچھ تڑپ رکھتے ہیں۔ اور آپ کی تحریروں سے ہمارا ایمان تازہ ہو۔ اور خدمت دین کے لئے سچا جوش پیدا ہو۔ میری طرف سے سب بزرگوں کھائیوں اور عزیزوں کو السلام علیکم اور چھوٹے بچوں کو پیار۔

(۲)

مکرمہ و محترمہ والدہ صاحبہ۔

آج ایک لمبے عرصے کے بعد آپ کا لفافہ بخیر و عافیت سے آگیا ہے۔ اور دل کو راحت اور تسکین حاصل ہوئی۔ خاکسار الحمد للہ تک خدا تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت سے ہے۔ آپ ہمارے متعلق کسی قسم کا فکر نہ کریں۔ غلام رسول کے متعلق جو کچھ پہلے لکھا تھا اس کے بعد ابھی تک اس کے متعلق کوئی خبر موصول نہیں ہوئی۔ خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس لحاظ سے خیر و عافیت سے آگیا ہے۔ ورنہ دہلی سے ایک ٹرین آئی تھی۔ جو تین ہزار افراد پر مشتمل تھی۔ مگر اس میں سے صرف دو سو کے قریب بچے۔ باقی تمام کو دشمن نے مار دیا۔

اسی وقت قادیان میں کوئی عورت اور بچہ نہیں ہے۔ جو لوگ یہاں ہیں۔ ان کی فہرستیں بنائی جا رہی ہیں۔ یعنی جو جانا چاہتا ہے۔ ان کی الگ فہرست اور جو آخری دم تک یہاں رہنا چاہتا ہے۔ ان کی الگ فہرست۔ خاکسار نے دوسری فہرست میں نام لکھوایا ہے۔ اس لئے میری آپ سے اور تمام بہنوں اور ماں صاحبہ اور چچا اور چچی صاحبہ اور تمام رشتہ داروں سے جاں گداز درخواست ہے۔ کہ آپ ہمارے لئے دردِ دل سے تمام نمازوں میں دعا کرتے رہا کریں۔ لیکن یہ بات ضرور یاد رکھیں۔ کہ آپ ہمارے متعلق کسی قسم کا کوئی فکر نہ کریں۔ اور جس طرح نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں صحابہؓ اور ان کی عورتوں نے نمونہ دکھایا تھا۔ آج وہی وقت آپ کے لئے بھی آگیا ہے۔ اور ہمارے متعلق آپ اس طرح خیال کریں کہ گویا ہم خدا تعالیٰ کی ایک امانت تمہارے پاس تھے۔ اور یہ الفاظ آپ کے منہ سے نکلنے چاہئیں۔ کہ اے خدا میں نے اتنا عرصہ ان کو پالا تھا۔ اور اب تیرے دین کی خاطر ان کی ضرورت پڑی ہے۔ میں ان کو محض تیری رضا کی خاطر تیرے سپرد کرتی ہوں۔ اب اے خدا اگر تو چاہتا ہے۔ کہ یہ تیرے پاس آئیں۔ تو تو ان کو بلا لے۔ یا جس وقت تو چاہے۔ ان کو بلا سکتا ہے۔ میں ہر حالت میں تیری رضا پر راضی رہوں گی۔ آخر میں میں تمام بہن بھائیوں اور چھوٹوں بڑوں کو سلام عرض کرتا ہوں۔ اور اپنے گناہوں اور غلطیوں کی معافی کا خواستگار ہوں۔

پاکستان کے ہر باشندے کا فرض

کشمیر بھیجنے کے لئے گرم کپڑے اور چندہ فراہم کیجئے

ہم تمام پاکستان کے رہنے والوں سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ آزادی کشمیر کی جاری جہد میں حصہ لینے والوں کے لئے گرم کوٹوں، برساتی کوٹوں، زمین پر بچھانے والی برساتیوں، برفانی بوٹوں، گرم جرابوں اور گرم سویٹروں کے امداد دیں۔ ہم تاریخ الفضل سے بالخصوص اپیل کرتے ہیں، کہ جو کچھ انہیں توفیق ہو۔ اس کام کے لئے بھجوائیں بلکہ اپنے حلقہ اثر میں بھی چندہ فراہم کرنے کی کوشش کریں۔ پاکستان کے پریس کا بھی فرض ہے۔ کہ وہ روزانہ اس سلسلے میں تحریک کرے۔ بلکہ بہتر ہوگا اگر مسابقہ اخبارات مل کر اس کام کے لئے ایک کمیٹی بنا لیں۔

Digitized by Siddiqui Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آمد ششماہی جماعتہائے احمدیہ پاکستان بمقابلہ بجٹ ششماہی

ذیل میں قریباً ایک سو جماعتوں کی طرف سے جو کلاں چندے (حصہ آمد چندہ عام چندہ مستورات کی مدات میں) مالی سال جاں کی پہلی ششماہی میں ۳۱ر اگست ۱۹۵۲ء تک بجٹ کے مقابلہ میں وصول ہوئے ہیں۔ درج کئے گئے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے ۳۱ر اگست تک کوئی ۲۶ فیصد جماعتوں کی طرف بقایا کی رقم زیادہ ہے۔ ایسی جماعتوں کو چاہیئے کہ اس فہرست کو دیکھ کر اگر کوئی غلطی ہو تو فوراً تصحیح کروالیں اور اپنے ذمے بقایا کی رقوم جلد از جلد ادا کریں۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کو اس وقت نہایت ضروری اخراجات درپیش ہیں۔ لیکن جماعتوں کی طرف سے آمد بہت کم ہے۔ اس لئے عہدیداران مال کو خاص طور پر توجہ سے کام کرنا چاہیئے۔ اور ہر فرد جماعت سے اس کی آمد کے مطابق چندہ وصول کرکے جلد از جلد مرکز میں بنام محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ پاکستان جو دھامل بلڈنگ لاہور بھجوانا چاہیئے۔ اگر منی آرڈر نہ ہو سکے تو بذریعہ ڈرافٹ یا چیک رقم بھجوائی جائے۔ ڈرافٹ لائیڈز بنک کراچی کے نام ہونے چاہئیں۔ اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو کسی معتبر آدمی کے ہاتھ رقم چندہ مرکز میں بھجوا دیں۔

اس امر کا خاص خیال رکھا جائے کہ چندہ کی رقوم بھجواتے وقت اس کی تفصیل بھی ساتھ ہی محاسب صاحب کو بھجوا دی جایا کرے۔ باقی جماعتوں کی فہرست انشاء اللہ قسطوار بعد میں شائع کی جائے گی۔

نائب ناظر بیت المال

نام جماعت	بجٹ ششماہی	وصول ششماہی تا ۳۱ر اگست	نام جماعت	بجٹ ششماہی	وصول ششماہی تا ۳۱ر اگست
سیالکوٹ شہر	۴۴۲۲۰	۳۲۲۸	حلقہ لائل پور	۱۲۱۱۷	۱۹۵۴
" چھاؤنی	۵۲۷	۷۴	لائل پور شہر		
ڈسکہ	۴۲۰	۵۳۸	گوجرہ	۸۳۶	۸۱
گھنوکے جٹ	۲۱۵	۳۸۸	گھوکووالی	۷۰۸	۳۵۲
پسرور۔ نوشہرہ	۲۱۳	۵۴	بہبور پور ۱۲۷	۵۹۹	۲۰۰
کھیوہ کلاسوالہ	۴۱۰	۱۲۱	ٹوبہ ٹیک سنگھ	۵۱۶	۱۳۰
قلعہ صوبا سنگھ	۲۱۷	۱۲۵	حلقہ جھنگ		
داتہ زید کا	۳۱۳	۵۱۲	جھنگ شہر	۸۷۰	۶۸
گھٹیالیاں	۷۲۴	۸۹۸	چنیوٹ	۱۶۸	۵۰
چونڈہ	۲۸۸	۱۸۲	شورکوٹ	۲۷۱	۵۵۸
چاکرڑیاں مانگا	۳۰۷	۱۶۱	جھنگ گھیانہ	۴۷۳	۵۱۱
رائے پور قادر آباد	۴۶۲	۶۶۲	چک نمبر ۱۰۰ درکھانہ	۵۸۰	۱۵۶
بدوملہی	۳۲۱	۱۹۳	حلقہ سرگودھا		
خانوالی میانوالی	۱۲۰	۶۱	سرگودھا	۱۲۳۴	۱۱۸۵
چندر کے منگوالے	۲۴۰	۹۹	خوشاب	۲۴۰	۹۱
سمبڑیال	۱۶۵۰	۵۹	بھیرہ	۵۰۶	۴۶۰
حلقہ لاہور	۲۲۴۲۳	۱۶۴۸۷	چک نمبر ۹۸	۲۵۰	۳۶۵
لاہور شہر			چک نمبر ۹۹	۴۷۵	۶۶۰
حلقہ شیخوپورہ	۸۰۷	۶۳۷	مجوکہ	۱۹۲	×
شیخوپورہ شہر	۷۲۳	۵۸۰	چک نمبر ۳۲/۲۲	۴۵۷	۳۶۳۵
چک چھور			چک ۱۱ دھیرکے	۵۷۳	۲۲
کرتو	۷۶۵	۴۸	کوٹ بوعن	۴۵۰	۱۱۵
حلقہ گوجرانوالہ	۱۱۲۲	۱۳۴۸	اور جمہ	۸۰	۴۱۱
گوجرانوالہ شہر			روڈالہ	۳۷۹	×
وزیر آباد	۲۱۹	۷۱۶	حلقہ گجرات		
حافظ آباد	۲۹۲	۱۰۱	گجرات شہر	۳۰۹۳	۱۰۸۸
پیر کوٹ	۴۹	۱۰	سنبھ پور	۲۵۹	۳۵۰
مدرسہ چھٹہ	۴۹۷	۷۰	بٹ دیوال	۲۸۵	۱۱۹
مانگٹ اونچے	۱۰۴	×	کنجاہ	۹۶	۱۰۸
فیروز والا	۲۵۰	۱۷۵	گورلیکے	۳۱۰	۳۲۳
ایمن آباد	۴۲۱	۳۳۲	کھاریاں	۲۸۶	۳۱۶
				۱۸۴۵	۷۲۳

سعد اللہ پور	۱۷۸	۱۰۶	باندی گوکھڑ محمد علیخاں	۸۹۹	۱۹۵
فتح پور گجراں	۱۲۶	۱۹۵	نصرت آباد سٹیٹ	۱۳۳۸	×
چک سکندر	۲۹۱	۶۰۳	کنری	۸۱۶	۴۹۶
حلقہ سندھ			حیدر آباد دکن		
حیدر آباد	۳۹۹	۴۷۵	حیدر آباد دکن	۴۵۰۵	۶۴۵۲
کراچی	۳۰۳۲	۶۹۶۵	سکندر آباد	۴۶۲۸	۲۸۷۳
سکھر	۸۸۲	۱۵۹	یادگیر	۸۵۶	۶۴
احمد آباد	۵۵۵	۱۰۱			
محمود آباد سٹیٹ	۸۰۷	۷۹۴	چنت کنٹہ	۵۸۱	۳۸۸
ناصر آباد سٹیٹ	۶۸۲	۳۳۵			
محمد آباد سٹیٹ	۱۵۹۷	۶۰۷	کوئٹہ بلوچستان	۲۶۳۱	۳۰۲۶

(باقی)

تحریک جدید کے وعدوں کی آخری میعاد ۳۱ر دسمبر

تحریک جدید کا ہر مجاہد جس کا دفتر اول کے تیرھویں سال اور دفتر دوم کے تیسرے سال کا وعدہ ابھی تک قابل ادا ہے۔ اسے معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ تحریک جدید کے وعدوں کے سوفی صدی ادا کرنے کی آخری میعاد ۳۰ر نومبر ۱۹۵۲ء ہے۔ دفتر وکیل المال تحریک جدید ایسے تمام مجاہدوں کو جن کے پتے نامکمل گئے ہیں یا دفتر کو معلوم ہیں۔ ان کو ان کے وعدے اور وصولی کی اطلاع دے چکا ہے۔ اور جن کے پتے نہیں ہیں اور ان کو اپنے وعدہ وصولی کا اطلاع نہیں دی جا سکی ہر دو اپنے موجودہ پتہ سے دفتر وکیل المال تحریک جدید کو اطلاع کریں۔ ایسے دوستوں کو یہ بھی معلوم رہے کہ وہ اپنے وعدوں کو ۳۰ر نومبر تک پورا کرنے کی کوشش فرمائیں۔

تحریک جدید کے جن مجاہدوں کے وعدے ۳۰ر نومبر تک پورے ہو جائینگے۔ ان کے نام معہ ان کے سکرٹریوں کے جنہوں نے اچھا کام کیا ہوگا۔ حضرت کے حضور دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے۔

وکیل المال تحریک جدید

تعلیم الاسلام کالج میں داخلہ

تعلیم الاسلام کالج لاہور کی فرسٹ ائر (ایف اے۔ ایف ایس سی (نان میڈیکل) اور تھرڈ ائیر (بی اے بی ایس سی کلاسز میں داخلہ شروع ہے۔ اس غرض کے لئے ان دنوں دفتر کالج جو دھامل بلڈنگز میں کھولدیا گیا ہے۔

ایسے طلبہ جو فسادات کی وجہ سے میٹریکولیشن امتحان میں شریک نہیں ہو سکے۔ اور آئندہ سال اس امتحان میں شریک ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ فرسٹ ائیر کلاس میں اور ایسے طلباء جو ایف اے کے امتحان دسمبر ۱۹۵۲ء یا اپریل ۱۹۵۳ء میں شریک ہو رہے ہیں۔ تھرڈ ائیر کلاس میں داخل ہو سکتے ہیں مشرقی پنجاب سے آنیوالے طلبہ کو مراعات دی جاتی ہیں۔ کالج میں انگریزی کیمسٹری۔ فزکس نیچرل سائنس تاریخ۔ حساب۔ عربی۔ فارسی۔ اردو کے علاوہ دینی تعلیم کا بھی انتظام ہے۔ (پرنسپل)

پاکستان یونانی طبی کانفرنس لاہور کی قرارداد

مورخہ ۹ر نومبر کو اطباء کرام کا اہم اجلاس زیر صدارت حکیم ابو تراب محمد عبدالحق خانصاحب منعقد ہوا۔ اتفاق رائے سے دیدک یونانی طبی کانفرنس کا نام پاکستان یونانی طبی کانفرنس قرار پایا اور دیدک اینڈ یونانی طبیہ کالج امرتسر کا نام پاکستان یونانی طبیہ کالج لاہور تجویز کیا گیا اور رسالہ ہائے دیدک یونانی طبی میں کالج قائم کیا گیا۔ اطباء کا طبی بورڈ تجویز کیا گیا۔ جو پندرہ یوم کے بعد صفت طبی مشورہ دے گا۔ جدید ادویات لاہور میں نایاب ہیں ان کے حصول کے لئے ایک سب کمیٹی بنائی گئی۔ کالج کا داخلہ شروع ہے۔ (محمد شمس الحق خاں پرنسپل)

درخواست ہائے دعا

(۱) مکرم سعید صدیق علی صاحب محلہ دارالعلوم قادیان کے پتہ کا اپریشن ہوا ہے۔ پتہ نکال دیا گیا ہے۔

(۲) مکرم حکیم محمد عمر صاحب محلہ دارالرحمت قادیان کا آنکھ کا اپریشن ہونے والا ہے دونوں مخلص باحسن ہیں۔ دیہاب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمادیں۔ (ناظر)

خاکسار۔ عبدالرحمت (اشرف شاکر)

پاکستان سے روزانہ لاکھوں روپے کی مالیت کا سونا ہندوستان پہنچایا جارہا ہے

اچاریہ کرپلانی کا استعفےٰ ۔ مجلس تحفظِ امن کا نیا رکن ۔ تقسیم فلسطین کو عملی جامہ پہنانے سے برطانیہ کا انکار

بتیس لاکھ غیر مسلم پناہ گزین ہندوستان پہنچ چکے ہیں

نئی دہلی ۱۴ر نومبر ۔ دہلی کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ۱۰ نومبر تک ہندوستان میں بتیس لاکھ غیر مسلم پناہ گزین پہنچ چکے ہیں ۔ ان میں سے مغربی پنجاب اور سرحد سے آنے والوں کی تعداد اٹھائیس لاکھ ہے ۔ دس لاکھ غیر مسلم ابھی ان علاقوں سے اور آنے باقی ہیں ۔ ان میں سے پانچ لاکھ غیر مسلم تو ۱۵ اگست سے پیشتر ہی ہندوستان کی حدود میں داخل ہو دہلی یو پی اور دیگر ہندوستانی ریاستوں میں آباد ہو گئے تھے ۔ ۱۰ نومبر تک سرحد سے آنے والوں کی تعداد ڈھائی لاکھ اور بہاولپور سے آنیوالوں کی تعداد چار ہزار بتائی گئی ہے ۔

پاکستان سے سونا اور چاندی مفقود ہونے کا زبردست خطرہ

کراچی ۱۴ر نومبر ۔ ذمہ دار حلقوں کا بیان ہے کہ پاکستان سے خاص پروگرام کے ماتحت عمداً سونا چاندی اور دیگر قیمتی دھاتیں ہندوستان پہنچائی جارہی ہیں ۔ اگر اس برآمد کو روکنے کے لئے فوری اقدامات نہ کئے گئے ۔ تو خطرہ ہے کہ سونا اور چاندی پاکستان سے بالکل مفقود ہو جائے گا ۔

معتبر ذرائع سے جو اعداد و شمار اکٹھے کئے گئے ہیں ۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف کراچی شہر سے ہی سات لاکھ روپے کا سونا اور چاندی روزانہ کے حساب سے سمندر اور ہوائی راستہ کے ذریعے ہندوستان پہنچ رہا ہے ۔ نیز گذشتہ دو ماہ میں ملتان شہر سے جتنا سونا بھیجا گیا ہے ۔ اس کی مالیت کا اندازہ بیس لاکھ روپیہ ہے ۔

دراصل پاکستان سے ہندو اور سکھ اس ہتھیار سے بیحد فائدہ اٹھا رہے ہیں جس کی رو سے پناہ گزین ۱۵ مارچ ۱۹۴۸ء تک اپنا سونا چاندی ایک حکومت سے دوسری حکومت میں لے جاسکتے ہیں ۔

برما کی آزادی کا بل منظور ہو گیا

لندن ۱۴ر نومبر ۔ آج برطانوی دارالعوام میں برما کی آزادی کا بل تمام مراحل میں سے گذرنے کے بعد منظور ہو گیا ۔ اس بل کی رو سے برما برطانوی دولت مشترکہ سے علیحدہ ہوتے ہوئے ۴ر جنوری سے مکمل آزادی حاصل کرے گا ۔ اگرچہ بل کی دوسری قرأت کے وقت دو ارکان نے بل کی مخالفت کرتے ہوئے اعتراض کئے تھے ۔ لیکن آج بل بغیر تقسیم آراء کے منظور کر لیا گیا ۔

بعد ازاں بل کا مسودہ دارالامراء میں بھیج دیا گیا ۔

دارالعوام میں مسٹر آرتھر جینیز رسن نے تقریر کرتے ہوئے کہا ۔ کہ یہ بل بھی اس بات کا ثبوت ہے ۔ کہ برطانیہ فولادی پالیسی پر عمل پیرا نہیں ہے ۔

پاکستان سے ہمارے مراسم دوستانہ ہیں !

انڈونیشین لیڈروں سے باعزت سمجھوتے کی قوی امید

انڈونیشیا کی طرف سے پاکستان کا خیر مقدم

سلطان شہریار کا بیان

کراچی ۱۴ر نومبر ۔ انڈونیشیا کے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر سلطان شہریار امریکہ سے لندن ہوتے ہوئے کراچی پہنچے ۔ آپکی پاکستان اور ہندوستان کی آزاد حکومتوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا ۔ ان ہر دو حکومتوں کا ایشیائی ممالک کی برادری میں شامل ہونا ہمارے لئے باعث مسرت ہے اور ہم ان کا خیر مقدم کرتے ہیں ۔ ہمارے ان سے تعلقات یقیناً دوستانہ ہیں ۔ ڈاکٹر شہریار تین ماہ سے اقوام متحدہ میں انڈونیشیا کے وفد کی قیادت کر رہے تھے اور اب واپس انڈونیشیا جارہے ہیں

سندھ کی طرف سے تین ہزار نیشنل گارڈز کی پیشکش

کراچی ۱۴ر نومبر ۔ معلوم ہوا ہے کہ گورنر جنرل پاکستان کی طرف سے جاری کردہ آرڈیننس کے مطابق چھ بیس ہزار نیشنل گارڈز تیار کئے جانے ہیں ۔ ان میں سے تین ہزار نیشنل گارڈز سندھ کا صوبہ دے گا ۔ چنانچہ سندھ کی صوبائی مسلم لیگ نیشنل گارڈز کی بھرتی کرنے کے لئے سکیم مرتب کر رہی ہے ۔

ریاست کے مفاد سے غداری نہیں کیجائیگی

نواب معین نواز جنگ کی تقریر

حیدرآباد (دکن) ۱۴ر نومبر ۔ نظام حکومت کے وزیر اطلاعات نواب معین نواز جنگ بہادر نے ایک مقامی اخبار کے افتتاح کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے کہا ۔ کہ اس بات میں کہ ریاست حیدرآباد الگ تھلگ رہنا چاہتی ہے ۔ کوئی صداقت نہیں ہے ۔ آپ نے بتایا ۔ ہندوستان کے ساتھ اقتصادی اور سیاسی تعلقات استوار کرنے پڑیں گے ۔ اور یہ دونوں کے باہمی مفاد کیلئے ضروری بھی ہے ۔ آپ نے اس امید کا اظہار کیا کہ انڈین یونین کے ساتھ معاہدے طے ہو جائینگے ۔ لیکن ساتھ ہی اس بات کا یقین بھی دلایا کہ ریاست کے مفاد سے غداری نہیں کی جائے گی ۔

لنکا کی آزادی کا بل برطانوی دارالعوام میں پیش کر دیا گیا ہے

لندن ۱۴ر نومبر ۔ آج برطانوی دارالعوام میں لنکا کی آزادی کا بل پیش ہوا ۔ بل کی پہلی قرأت بغیر کسی بحث و تمحیص کے ختم ہوئی ۔ بل کی دوسری قرأت کے وقت اس کے اہم نکات کو زیر بحث لایا جائے گا ۔

برطانوی افواج کو آلہ کار نہ بنایا جائے

برطانوی نمائندے کا بیان

لیک سکسیس ۱۴ر نومبر ۔ مجلس اقوام متحدہ کے برطانوی نمائندے سر الیگزینڈر گوڈگن نے فلسطین کی سب کمیٹی ۱ میں واضح کر دیا ہے ۔ کہ فلسطین کی تقسیم کو عملی جامہ پہنانے میں اقوام متحدہ کو برطانوی افواج سے فائدہ اٹھانے کی اجازت نہ دیجائیگی ۔ نیز انہوں نے یہ بھی اعلان کیا ۔ کہ یکم اگست تک برطانوی فوجیں فلسطین کو خالی کر دینگی ۔ اور جب تک فلسطین سے جس جس حصے میں برطانوی فوجیں مقیم رہیں گی ۔ اس علاقے میں بدستور امن و امان قائم رکھیں گی ۔ لیکن یہ تقسیم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے برطانوی پالیسیوں کو آلہ کار نہ بنایا جائے ۔ اسکی ہرگز اجازت نہ دی جائیگی

برطانیہ کے وزیر خزانہ مستعفی ہو گئے

لندن ۱۴ر نومبر ۔ برطانیہ کے وزیر خزانہ ڈاکٹر ڈالٹن مستعفی ہو گئے ہیں ۔ بورڈ آف ٹریڈ کے صدر مسٹر سٹیفورڈ کرپس ان کے قائم مقام مقرر ہوئے ہیں ۔

استعفیٰ کے سلسلے میں جو خط و کتابت مسٹر اٹلی اور ڈاکٹر ڈالٹن کے درمیان ہوئی ۔ وہ بھی شائع کر دی گئی ہے ۔

مجلس تحفظ امن کا نیا رکن

لیک سکسیس ۱۴ر نومبر ۔ سندوستان کے نمائندے کی طرف سے نام واپس لے لینے کے بعد مجلس تحفظ امن کی حالیہ نشست پر یوکرائن کا نمائندہ کامیاب ہو گیا ۔ جن ممبروں نے پہلے سندوستان کے حق میں ووٹ دیئے تھے ۔ اس مرتبہ انہوں نے ووٹ دینے سے اجتناب کیا ۔ یوکرائن کے نمائندے کو اس کی کامیابی پر تمام ممبران کی طرف سے مبارکباد دی گئی ۔

اچاریہ کرپلانی اپنے عہدے سے مستعفی ہو گئے

نئی دہلی ۱۱ر نومبر ۔ معلوم ہوا ہے کہ کانگریس پریذیڈنٹ اچاریہ کرپلانی نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دیدیا ہے ۔ اور عنقریب یہ معاملہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی میں زیر بحث آنے والا ہے کہا جاتا ہے ۔ کہ گذشتہ اپریل سے اچاریہ کرپلانی اور کانگرس ہائی کمانڈ کے درمیان شدید قسم کے اختلافات چلے آرہے ہیں ۔ اور اب حالات نے ان کو مستعفی ہونے پر مجبور کر دیا ہے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دونوں ڈومینینوں کے مہاجرین کو دوبارہ اپنے اپنے گھروں میں بسایا جائے

(کانگرس ورکنگ کمیٹی کی قرارداد)

جو اقلیتیں ابھی تک اپنے گھروں میں موجود ہیں ان کی پوری حفاظت کی جائے

نئی دہلی ۱۴ نومبر۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی نے آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں جو ۱۵ نومبر کو ہو رہا ہے۔ پیش کرنے کے لئے دو قراردادوں کے مسودے منظور کئے گئے ہیں۔ ان میں سے ایک قرارداد یہ ہے کہ ترک وطن کی تحریک کو روکا جائے۔ ہندوستان اور پاکستان میں ایسے حالات پیدا کئے جائیں جن کے ماتحت اقلیتیں امن اور حفاظت سے رہ سکیں اور کوشش کی جائے کہ ہجرت کرنے والے لوگ محفوظ طریق پر واپس اپنے گھروں میں آجائیں۔ قرارداد میں اس بات کا بھی ذکر ہے۔ کہ جو اقلیتیں ابھی تک ہندوستان میں موجود ہیں۔ ان کی پوری حفاظت کی جائے اور ان کو زبردستی نکالنے کے طریق کو روکا جائے

دوسری قرارداد میں یہ کہا گیا ہے۔ کہ کانگرس ہندوستان میں رہنے والی اقلیتوں کی حفاظت کرنے کی حامی ہے۔ اور تمام کانگرسیوں سے اپیل کی گئی ہے۔ کہ وہ تعصب کے جذبات سے اپنے آپ کو پاک کریں۔

"ہندوستان کی ۹۰ فی صدی آبادی امن کی زندگی بسر کر رہی ہے"

(از نامہ نگار مخصوص)

لنڈن ۱۶ نومبر۔ لارڈ ماؤنٹ بیٹن گورنر جنرل ہندوستان نے لنڈن میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ جب پنڈت نہرو نے عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لی ہے۔ ہندوستان میں بدامنی کا دور دورہ تھا۔ پنڈت نہرو اور اس کی حکومت نے حالات کو خوب سنبھالا۔ پنڈت نہرو نے اپنے آپ کو ایک ایسی حکومت کا وزیر پایا۔ جس کے دارالخلافہ میں تمام ذرائع رسل و رسائل منقطع ہو چکے تھے۔

آپ نے کہا کہ صرف تین فیصدی آبادی پر فرقہ وارانہ فسادات کا اثر پڑا ہے۔ باقی ۹۷ فی صدی لوگ امن اور خوشحالی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔

حکومت پاکستان کشمیر میں کوئی مداخلت نہیں کر رہی

نئی دہلی ۱۶ نومبر ہندوستان فوجوں کے کمانڈر انچیف جنرل سیکرٹری نے ایک بیان میں کہا ہے کہ حکومت پاکستان کشمیر کی

مسلمانوں کو ہندوستان سے نکالنے والے کانگرس کیلئے باعث ننگ ہیں

نئی دہلی ۱۶ نومبر۔ مسٹر گاندھی نے پرارتھنا کے بعد کہا کہ میں سب کو خوشخبری سناتا ہوں کہ کانگرس نے آج سے ۶۰ سال قبل ہندو مسلم اتحاد کا جو سنگ بنیاد رکھا تھا۔ کانگرس اس پر آج بھی قائم ہے۔ اگرچہ موجودہ پاگل پن کے دور میں کانگرس کی آواز کچھ دب گئی ہے۔ مگر پھر بھی کانگرس ثابت کرے گی۔ اور جب تک بلا لحاظ مذہب و قومیت سب کے لئے مساوی سلوک نہیں کیا جاتا کوئی حکومت چل نہیں سکتی۔ ہندوستان کے رہنے والوں کے مشترک مسائل اس قدر زیادہ ہیں کہ ان کو ایک دوسرے سے علیحدہ رکھا نہیں جا سکتا۔ زبردستی کی تعلیم دینے والا کوئی مذہب قائم نہیں رہ سکتا۔ مسٹر گاندھی نے کہا۔ مسلمانوں کو یہاں سے جاتے ہوئے دیکھ کر مجھے بڑا دکھ ہوتا ہے۔ جن لوگوں نے ان کو بھاگنے پر مجبور کیا۔ ان کا وجود کانگرس کے لئے باعث ننگ ہے۔ وہ ہرگز اس قابل نہیں۔ کہ ان کو کانگرس کا ممبر بنایا جائے۔

۴۵ آزاد فوج کو کوئی عہدہ نہیں دے رہی اور اس قسم کی جو خبریں شائع ہو رہی ہیں۔ اس میں کوئی صداقت نہیں۔

اگر عوام کی خواہشات کا احترام نہ کیا تو؟

حیدرآباد کو سردار پٹیل کی دوسری دھمکی

جوناگڑھ ۱۴ نومبر۔ آج ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے سردار ولبھ بھائی پٹیل نے کہا۔ اگر حیدرآباد کی ریاست اپنی ہستی کو قائم رکھنا چاہتی ہے۔ تو اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اپنی عام پالیسی اور طرز حکومت میں ایک نمایاں تبدیلی پیدا کرے۔ اور عوام کی منشاء کا پورا پورا احترام کرتے ہوئے اس کے عین مطابق اپنے لئے کوئی طریق کار تجویز کرے۔ ورنہ یاد رکھے۔ اس کا انجام جلد یا بدیر وہی ہوگا جو ایسے حکمرانوں اور خاندانوں کا ہوا کرتا ہے۔ جو عوام کی خواہشات کو کچلنے کی کوشش میں اپنی ہستی کو ختم کر بیٹھتے ہیں۔

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے سردار پٹیل نے کہا۔ کہ حیدرآباد کا علاقہ اپنے محل وقوع کے اعتبار سے ہندوستان میں بلوپرنٹ کے ہے۔ اور اگر پیٹ جسم سے علیحدہ کر دیا جائے۔ تو وہ سانس نہیں لے سکتا۔ ہندوستان سے تعلق توڑ کر حیدرآباد کی ریاست اپنی ہستی کو برقرار نہیں رکھ سکتی۔

جموں کے مسلمانوں پر سکھ راجپوت جاٹ اور ڈوگرہ فوج کے بے پناہ مظالم

عید کے دن مسلمان محلوں پر ۲۰ گھنٹے تک گولی چلتی رہی

پناہ گزین عورتوں کے سروں سے فوجیوں نے کھینچ کھینچ کر برقعے اتارے

سیالکوٹ ۱۴ نومبر مسلم کانفرنس کشمیر کا ایک اعلان منظر ہے۔ کہ جموں کے ہزاروں مسلم مہاجرین میں سے جو چند بچے کھچے یہاں پہنچے ہیں۔ ان کی زبانی معلوم ہوا کہ ریاست جموں میں عموماً اور جموں شہر میں خصوصاً ڈوگرہ فوج مسلمانوں پر بدستور ظلم ڈھا رہی ہے۔ ان کا دانہ پانی بند کر دیا گیا ہے۔ ہندو سکھ فوجوں۔ انڈین نیشنل آرمی۔ سکھ۔ راجپوت اور ہندوؤں نے آلات جدیدہ سے مسلح ہو کر عید کے دن مسلمان محلوں کا محاصرہ کر کے مکانوں کی چھتوں پر آٹھ مشین گنیں نصب کر کے لگاتار ۲۰ گھنٹے تک فائرنگ جاری رکھی۔

سردار پٹیل سے ملاقات کے بعد مہاراجہ جموں نے اعلان کرایا۔ کہ حکومت پاکستان کا مطالبہ ہے۔ کہ جموں کے مسلمانوں کو پاکستان میں بھیج دیا جائے۔ لہٰذا تمام مسلمان صرف ایک بستر اور ایک سوٹ کیس لے کر پولیس لائن کے میدان میں جمع ہو جائیں۔ مسلمانوں کے نکلنے کے بعد فوراً سکھوں نے ان کے گھروں پر قبضہ کر لیا۔ اور باہر مسلمانوں کو ملٹری نے لوٹنا شروع کر دیا۔

۲۵ ٹرک تو مسلمان پناہ گزینوں کو لے کر چلے گئے۔ مگر ۳۸ ٹرک ۱۸ میل کے فاصلہ پر لے جا کر کھڑے کر دیئے گئے۔ وہاں تمام کو اتر جانے کا حکم دیا گیا اس کے بعد ڈوگرہ فوج رائفلیں تان کر کھڑی ہو گئی۔ اور کہا کہ سارا سامان ہمارے حوالے کر دو۔ وہاں سکھ راجپوت اور جاٹوں نے عورتوں کے سروں پر سے برقعے زبردستی کھینچ لئے بے شمار لڑکیوں کو بردستی اٹھا کر لے گئے۔ جنہوں نے ذرا مقابلہ کیا گولی سے اڑا دیا گیا۔ تین ہزار میں سے صرف دو زخمی شخص ظفروال تک پہنچ سکے۔ جو ۲۵ ٹرک جا چکے تھے۔ ان میں سے بھی ۲۲ کا مادھا نامی گاؤں کے پاس یہی حشر ہوا۔ ۵۰۰ لاشوں کو اغوا کیا گیا۔ تمام بچوں کو مار ڈالا گیا۔ صرف پچاس مرد عورتیں زخمی اور برہنہ بدن ظفروال تک پہنچ سکے۔ ۱۲ نومبر جانے والے ۸۰ ٹرکوں کے تمام مسلمانوں کو بہول نالہ پر لے جا کر ذبح کر دیا گیا۔ صرف دو آدمی سیالکوٹ پہنچنے میں کامیاب ہو سکے۔ ریاست میں مسلمان افسروں کا خاتمہ کیا جا رہا ہے۔ کئی گولیوں کا نشانہ بن چکے ہیں۔

افغانستان کے سفیر ترکی کا کراچی میں ورود

کراچی ۱۴ نومبر۔ افغانستان کے سفیر ترکی سردار فیض محمد خان اپنے بیٹے اور سٹاف کے ہمراہ انقرہ کو جاتے ہوئے کراچی پہنچے۔ آپ نے کہا۔ ترکی کے ساتھ ہمارے گہرے دوستانہ تعلقات ہیں۔ افغانستان پاکستان کی طرف بھی اپنا سفیر بھیجے گا۔ آپ نے کہا کہ افغانستان کے وزیر تعلیم عنقریب پاکستان میں افغانی سفارت خانہ قائم کرنے کے لئے گفت و شنید کریں گے۔ آخر میں آپ نے کہا۔ کہ ہم پاکستان کو خوشحال اور فارغ البال دیکھنے کے آرزومند ہیں۔

میاں افتخار الدین کا استعفیٰ

لاہور ۱۴ نومبر۔ میاں محمد افتخار الدین وزیر پناہ گزیناں اپنے عہدہ سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ اور وزیر اعظم خان افتخار حسین خان نے ان کا استعفیٰ منظور کر لیا ہے۔ پناہ گزینوں کو بسانے کی پالیسی میں ان کا اپنے رفیق کار دستوں سے شدید اختلاف ہو گیا تھا۔ میاں محمد افتخار الدین اس بات کے سخت خلاف تھے۔ کہ صوبہ میں کسی مخصوص جماعت کو خاص خاص مراعات دی جائیں۔ وہ اس بات کے حامی تھے کہ ہر ایک کو ترقی کرنے کا برابر موقعہ دیا جانا چاہیئے۔

Digitized by Khilafat Library, Rabwah